سوال

ایک عورت کا آپریشن کرکے اس کا رحم بالکل ختم کردیا گیا، توکیا اگر خاوند اسے طلاق دے دے یا پھر فوت ہوجائے توکیا اس پر عدت گزارنا واجب ہوگی ؟ اگر واجب ہے توکس لیے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اوردورو وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

اگراس عورت کا خاوند فوت ہوجائے تواس پر چارماہ دس دن عدت گزارنا واجب ہے؛ کیونکہ یہ بھی اللہ سبحانہ وتعالی کے درج ذیل فرمان میں داخل ہے :

اورتم میں سے جولوگ فوت کیے جائیں اور بیویاں چھوڑجائیں وہ بیویاں اپنے آپ کوچار مہینے دس دن روکے رکھیں البقرۃ (234).

اورطلاق ہونے کی صورت میں اسے تین ماہ عدت گزارنا ہوگی؛ کیونکہ وہ حیض والی عورتوں میں شامل نہیں ہوتی اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کے درج ذیل عمومی فرمان میں داخل ہوتی ہے :

اوروہ عورتیں جوتمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہوچکی ہیں، اگر تم شک کروتوان کی عدت تین ماہ اوران کی بھی جنہیں حیض نہیں آیا الطلاق (4).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر عورت کا کسی سبب کے باعث حیض ختم ہوجائے اور علم ہوکہ حیض نہیں آئیگا مثلا عورت کا رحم ختم کردیا گیا ہوتو یہ حیض سے ناامید عورت کی طرح ہی ہوگی اورتین ماہ عدت گزارے گی" انتہی

دیکھیں : فتاوی اسلامیہ (311/3).

رحم نکال دیے جانے کی بنا پر ہم براءت رحم کوتو ختم کرسکتے ہیں؛ لیکن اس پر عدت واجب ہونے میں تومانع نہیں ہوسکتا؛ کیونکہ عدت کی حکمت صرف برات رحم معلوم کرنا ہی نہیں ہے

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عدت سے صرف برات رحم ہی مقصود نہیں بلکہ یہ توعدت کے بعض مقاصد اور حکمت میں سے ایک حکمت ہے" انتہی

دیکھیں : اعلام الموقعین (51/2).

ابن قیم رحمہ اللہ اسی کتاب میں عدت کی کچھ حکمتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے :

"عدت مشروع کرنے میں کئی ایک حکمتیں پائی جاتی ہیں جن میں ایک حکمت توبرات رحم ہے کہ یہ علم ہوجائے کہ آیا کہیں حمل تونہیں ہتاکہ دو شخص کی وطئ سے ایک ہی رحم میں دو آدمیوں کا نطفہ جمع نہ ہواور نسب مختلط ہوکر نسب میں خرابی پیدا ہوجائے، اس میں ایسی خرابی ہے جسے شریعت اور حکمت دونوں ہی روکتی ہیں

اورایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس عقد نکاح کا مقام اور مرتبہ اور قدر وشان کی عظمت بیان کرنا اور اس کے شرف کا اظہار کرنا

اورایک حکمت یہ بھی ہے کہ طلاق دینے والے شخص کے لیے رجوع کرنے کا وقت زیادہ وطویل کرنا تا کہ وہ رجوع کرسکے؛ کیونکہ ہوسکتا ہے خاوند نادم ہو اور اسے اتنا وقت و موقع مل جائے کہ وہ اس دوران بیوی سے رجوع کرسکے

اوراس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ خاوند کی موت کی حالت میں خاوند کا حق پورا کرنا، زیب وزینت ترک کرکے اپنے اوپر خاوند کی فوتگی کا اثر ظاہر کرنا، اسی لیے شریعت مطہرہ نے بیوی کے لیے اولاد اور باپ سے زیادہ سوگ کی مدت رکھی ہے

اوراس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ خاوند کے حق کی احتیاط اور بیوی کی مصلحت پائی جاتی ہے، اوربچے کا حق پایا جاتا ہے، اوراللہ کے واجب کردہ حق کی ادائیگی ہے، اس لیے عدت میں چار حق پائے جاتے ہیں" انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (2/50-51).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

164587